



## سوال

غیر مسلموں کو جزیرہ العرب میں بلانا کیسا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غیر مسلموں کے جزیرہ العرب میں بلانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

غیر مسلموں کے جزیرہ العرب میں بلانے کی صورت میں مجھے یہ خدشہ ہے کہ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت لازم آئے گی کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں فرمایا تھا:

«أَخْرِجُوا النِّسْرَ كَيْفَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ» (صحیح البخاری، الجهاد والسير، باب بل یتشفع الی اہل الذمۃ؟... ح: ۳۰۵۳)

”مشرکوں کو جزیرہ العرب سے نکال دو۔“

اسی طرح صحیح مسلم میں ہے کہ آپ نے فرمایا تھا:

«لَا تَخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا أَدْرَعَ إِلَّا مُسْلِمًا» (صحیح مسلم، الجهاد والسير، باب اخراج الیہود والنصارى من جزیرة العرب، ح: ۱۷۶۷)

”میں، یہود و نصاریٰ کو جزیرہ العرب سے ہر حال میں نکال کر رہوں گا حتیٰ کہ میں یہاں مسلمان کے سوا کسی اور کو نہ پھوڑوں گا۔“

لیکن بوقت ضرورت انہیں بلانا جب کوئی مسلمان اس ضرورت کو پورا نہ کر سکتا ہو جائز ہے بشرطیکہ انہیں مطلقاً اقامہ نہ دیا جائے۔ اگر انہیں بلانے کی صورت میں عقیدے یا اخلاق کے اعتبار سے دینی مفاسد پیدا ہوتے ہوں تو پھر انہیں بلانا حرام ہے کیونکہ ایک جائز کام کی صورت میں جب فساد لازم آتا ہو تو وہ حرام ہو جاتا ہے جیسا کہ یہ ایک مشہور و معروف اصول ہے۔ ان کے بلانے جانے کی صورت میں جو مفاسد پیدا ہو سکتے ہیں، ان میں ان کے کفر سے محبت و رضامندی بھی ہے، ان کے ساتھ اختلاط کی صورت میں دینی غیرت کا خاتمہ بھی ہے۔ مسلمانوں کا وجود ہی سراپا خیر ہے... بحمد اللہ... اور یہی ہمارے لیے کافی ہے لہذا ہمارے لئے مسلمانوں کا استفادہ کافی و شافی ہے اسی میں خیر و بھلائی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے ہدایت و توفیق کی دعا کرتے ہیں۔



هذا ما عندي والتدا علم بالصواب

## فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ 175